Digitzed by Khilafat Library

الفضل

روزنامہ — قادیان — دوشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۱۴ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۵

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۳ ماہ وفا - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل صبح کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد۔ جناب ملک غلام فرید صاحب اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال گئے ہیں۔ آج ۹ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کو سر اور جسم میں درد کی شکایت ہے۔ ملیریا کا اثر معلوم ہوتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

آج صبح مسجد اقصےٰ میں جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کے زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی

فرق است در میانہ کہ بسیار نازک است

جب نبی کی جماعت عہد نبوت سے دور ہو جاتی ہے۔ تو سیدھے سادے مسائل میں بھی موشگافیاں ہونے لگتی ہیں اور لوگ جادۂ مستقیم سے اس قدر دور جا پڑتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی فرستادہ تعلیم کی بجائے عقیدت کے پھندے میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک تکوینی قانون ہے۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اس کے نزول کے وقت سے لے کر آج تک قرآن کریم کی زیر و زبر میں بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس کے پیرو بھی آخر اس کی تعلیم کو چھوڑ بیٹھے اور فقہ کی موشگافیوں میں مصروف ہو گئے۔ یہاں تک کہ فقہ کی مشہور و معروف کتب میں دیگر ابواب کے ساتھ ایک باب باب الحیل بھی لگا دیا گیا ہے۔ یعنی وہ حیلے جن کے ذریعہ کسی شرعی حد سے بچا جا سکتا ہے۔

اسی نوع کی وہ کوششیں ہیں۔ جن سے پچھلے دنوں ہندوستانی علماء نے قرآن کریم کی آیات سے ایک طرف تو یہ ثابت کیا کہ انگریز چونکہ کافر ہیں۔ اس لئے ان کی نوکری حرام ہے۔ تو دوسری طرف ہندو کانگرس کے ساتھ تعاون کا جواز۔ یعنی قرآن مجید کو اپنی امانی اور خواہشات کا غلام سمجھ لیا۔ اور جس طرح چاہا ان آیات کے معنی کر دیئے

اس ضمن میں ہم ایک اہل قلم جناب مودودی صاحب کی ایک مثال ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

گزشتہ انتخابات میں مودودی صاحب نے انتخابات سے الگ رہنے کی ہدایت کی تھی۔ چنانچہ آپ کے ہمخیالوں نے جہاں تک ہمارا علم ہے۔ کسی طرف اپنے ووٹ نہیں ڈالے تھے۔ آپ نے یہ ہدایت اپنے خیال کے مطابق اسلامی نقطۂ نظر سے دی تھی۔ اب کوثر ۵ جولائی میں صفحہ ۳ پر آپ کی طرف سے ایک سوال کا جواب زیر عنوان "جماعت اسلامی اور صوبہ سرحد کا ریفرینڈم" شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:-

"استصواب رائے کا معاملہ مجالس قانون ساز کے انتخابات کے معاملے سے اصولاً مختلف ہے۔ استصواب رائے صرف اس امر سے متعلق ہے۔ کہ تم کس ملک سے وابستہ رہنا چاہتے ہو۔ ہندوستان سے یا پاکستان سے۔ اس معاملہ میں رائے دینا بالکل جائز ہے۔ اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں"

ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ مسلم لیگ نے گزشتہ انتخابات پاکستان کے اصول پر لڑے تھے۔ ان انتخابات سے یہی دکھانا تھا کہ مسلمانوں کی اکثریت پاکستان کے قیام کی حامی ہے۔ جو مسلمانوں کی ایک علیحدہ مملکت ہوگی۔ مخالف فریق کانگرس نے بھی اسی نقطۂ نظر سے اس کی مخالفت کی تھی۔ اگر صوبہ سرحد میں اس وقت مسلم لیگ اپنے زیادہ ممبر انتخاب کرنے میں کامیاب ہو جاتی۔ تو وہاں موجودہ استصواب رائے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ اور ۳ جون والی پلان میں بلا توقف اس کو پاکستانی علاقہ شمار کر لیا جاتا۔ یہ بات اتنی واضح اور ظاہر تھی۔ کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مودودی صاحب کو اس کا علم نہ تھا۔ ملک میں جو کشمکش ہو رہی تھی۔ اور برطانیہ ہندوستان کے متعلق اپنا جو ارادہ ظاہر کر چکا تھا۔ اس سے معمولی سے معمولی فہم کا انسان بھی ان انتخابات کی خصوصیت اور اہمیت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔

اس لحاظ سے اگر ہماری طبیعت میں موشگافیاں نکالنے کا مرض نہ پیدا ہو چکا ہو۔ تو گزشتہ انتخابات اور موجودہ صوبہ سرحد کے استصواب رائے میں اصولی طور پر کوئی فرق نہیں۔ یہ کہنا کہ انتخابات کے وقت پاکستان معرض ظہور میں نہیں آیا تھا۔ لیکن اب اس امر کا چونکہ تعین ہو چکا ہے۔ اس لئے اس میں رہنے یا نہ رہنے کے متعلق رائے دینا جائز ہے۔ سوائے اس کے اور کچھ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ آپ سرے سے نہ تو کوئی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور نہ جدوجہد کرنا چاہتے ہیں۔

اگرچہ مودودی صاحب نے استصواب میں پاکستان یا اس کے خلاف رائے دینا اپنے ہمخیالوں کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے مگر خاص اپنے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

"البتہ شخصی حیثیت سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں خود صوبہ سرحد کا رہنے والا ہوتا۔ تو استصواب رائے میں میرا ووٹ پاکستان کے حق میں پڑتا۔ اس لئے کہ جب ہندوستان کی تقسیم ہندو اور مسلم قومیت کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔ تو لامحالہ ہر اس علاقے کو جہاں مسلمان قوم کی اکثریت ہو۔ اس تقسیم میں مسلم قومیت ہی کے علاقے کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے"

ان الفاظ سے عیاں ہے کہ آپ کم از کم ذاتی طور پر مسلمان قوم کے علاقے میں رہنا چاہتے ہیں۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ آپ نے اپنے ہمخیالوں اور اپنے لئے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل جدا جدا اصول پیش کئے ہیں۔ جن میں سے یقیناً ایک ہی اسلامی اخلاق کے مطابق ہو سکتا ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ آپ ہندو قوم کے علاقے میں رہنا پسند نہیں فرماتے۔ جس کا لازمی نتیجہ ہے۔ کہ آپ ذاتی طور پر پاکستان کے قیام کے حامی ہیں۔ مگر اس کے قیام کے لئے مسلم قوم کو جو جدوجہد کرنی پڑی۔ اس میں ذاتی طور پر بھی کوئی حصہ لینے کو تیار نہیں۔ اور عملاً آپ نے کوئی حصہ لیا بھی نہیں۔ بلکہ الٹا مسلمانوں کی جدوجہد کو ناکام بنانے کے لئے مثبت نہ سہی۔ مسلمانوں میں بد دلی پیدا کرنے کے لحاظ سے منفی حصہ ضرور لیتے رہے۔

یہ بات الگ ہے کہ عوام پر یا خواص پر آپ کا اثر تھا یا نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آپ نے بڑے زور سے اپنے ہمنواؤں کو یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ گذشتہ انتخابات میں بالکل حصہ نہ لیا جائے۔ لیکن اب جبکہ آپ کی اس منفی مخالفت کے باوجود پاکستان بن چکا ہے۔ تو آپ ذاتی طور پر اس میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے دلائل بھی رکھتے ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ مجالس قانون ساز کے انتخابات میں حصہ لینا جائز تھا یا ناجائز اس کے متعلق ہم پہلے بھی اظہار رائے کر چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی کسی فرصت میں اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ مودودی صاحب کی مخالفت اپنی ذاتی رائے پر مبنی ہے۔ نہ کسی شرعی قباحت پر۔ لیکن یہاں اتنا ضرور عرض کردیتے ہیں۔ کہ انتخابات اور استصواب رائے میں فرق کرنا محض فقہی حیلہ طرازیوں کی قسم کی موشگافیاں ہیں۔ اور کسی ٹھوس اصول پر مبنی نہیں۔ کیونکہ انتخابات کی صورت میں بھی آپ وہی دلیل دے سکتے تھے۔ جو ریفرنڈم کی صورت میں دی ہے کہ

"پاکستان کے حق میں ووٹ دینا لازماً اس نظام حکومت کے حق میں ووٹ دینے کے ہم معنی نہیں ہے۔ جو آئندہ یہاں قائم ہونے والا ہے۔ وہ نظام اگر فی الواقع اسلامی ہوا۔ جیسا کہ وعدہ کیا جا رہا ہے۔ تو ہم دل و جان سے اس کے حامی ہوں گے۔ اور اگر وہ غیر اسلامی نظام ہوا۔ تو ہم اسے تبدیل کر کے اسلامی اصول پر ڈھالنے کی جدوجہد اسی طرح کرتے رہیں گے۔ جس طرح موجودہ نظام میں کر رہے ہیں۔" (کوثر مذکور)

انتخابات کی صورت میں بھی آپ کہہ سکتے تھے کہ "الگ وطن کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد میں ہم مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں کہ ہم اس نظام کے لئے ووٹ دیں گے جو الگ وطن کو اگر مسلم لیگ یہاں قائم کرے گی۔ اگر وہ اسلامی نظام ہوا تو بہتر ورنہ ہم اس کے خلاف اسی طرح جدوجہد جاری رکھیں گے۔ جیسا کہ ہم موجودہ نظام کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔"

مودودی صاحب یہ تو سمجھتے ہی ہوں گے کہ انتخابات کا بائیکاٹ کرنے سے خواہ کتنا ہی خفیف ہی سہی مسلم لیگ کو ضرور نقصان ہوا ہو گا۔ لیکن خیر اب اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم خوش ہیں۔ کہ خواہ بڑی احتیاط ہی سے سہی۔ آپ نے صراط مستقیم کی طرف ایک قدم ضرور اٹھایا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ آئندہ "عدم تعاون" جیسی غلط بات کا جو غیر اسلامی چیز ہے مسلمانوں کو آئندہ کبھی مشورہ نہ دیں گے۔

نادہندگان چندہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کو معلوم ہو گا۔ کہ مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ نادہند ہیں۔ آئندہ ان کی سالانہ نرمی کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ بلکہ مناسب تعزیری کارروائی کی جائے۔ اور جن سے متواتر تین سال چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان کی رپورٹ فوراً مرکز میں کی جائے۔ البتہ اس قسم کے مرکز میں رپورٹ کرنے سے ایک ماہ پیشتر افسران متعلقہ کو امیر یا پریذیڈنٹ باقاعدہ نوٹس دیا کریں۔ کہ اگر انہوں نے اصلاح نہ کی۔ تو ان کے متعلق مرکز میں رپورٹ کی جائیگی۔ (اگر کوئی جواب یا معذرت ایسے احباب کی طرف سے موصول ہو۔ تو اس کو رپورٹ کے ساتھ شامل کر دیا جاوے) چنانچہ حضور کا یہ ارشاد اخبار میں شائع کر کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق ضروری کارروائی کریں۔ بعض جماعتیں محض اس خیال سے کہ نادہند احباب ناراض نہ ہوں۔ یا بعض اوقات ان کے اخراج از جماعت کی نوبت نہ آجائے۔ کوئی تعزیری کارروائی نہیں کرتیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ حسب فیصلہ مجلس بالا اس قسم کے پرانے اور عادی نادہندوں کو ادائیگی کے لئے سمجھانے کی کوشش کرنا اور پھر حسب ضرورت ان کے خلاف نظارت امور عامہ میں رپورٹ کرنا ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ جو رپورٹ نظارت امور عامہ میں کی جائے۔ چاہیئے کہ اس کی ایک نقل فوراً نظارت ہذا کو بھی بھیجی جایا کرے۔ (ناظر بیت المال)

بذریعہ تار

مکرم محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سندھ سے بذریعہ تار حفاظت مرکز کے لئے ۲۱۸/- روپے اور تحریک جدید کے تیرھویں سال کے وعدہ کی اپنی رقم، بیگم صاحبہ، صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کے ۲۱۰/- روپیہ ارسال فرماتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حفاظت شعائر اللہ اور تحریک جدید کے تبلیغی مرکزی فنڈ کی اہمیت اور ضرورت تقاضا کرتی ہے۔ کہ احباب کرام اس چندہ کو مقدم کرتے ہوئے فوری ادائیگی حتی کہ ۲۹ رمضان المبارک کی دوپہر تک ان کا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش ہو جائے۔ اور یہ بھی کوشش ہے۔ کہ ۲۹ رمضان المبارک تک کے سب نام اخبار میں بھی شائع کر دیئے جائیں۔ بلکہ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں اور ان کے افراد دفتر اول کے تیرھویں سال۔ دفتر دوم کے سال سوم اور غلہ فنڈ کی رقوم ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر کے اپنا سابقون الاولون کا بھی حق محفوظ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جملہ سیکرٹریان مال کو نہایت ضروری ہدایت

وعدہ جات حفاظت مرکز کی وصولی کی تفصیل بھیجنی ضروری ہے

وقف جائیداد و وقف آمد کی وصولی کے متعلق یہ دقت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ سیکرٹریان مال عموماً متعلقہ احباب جماعت کے وعدہ جات کی وصولی کو دفتر محاسب میں مجموعی طور پر بذریعہ خود جماعت کے نام جمع کرا دیتے ہیں۔ اور اس رقم کی نام بنام تفصیل نہ ہی تو دفتر محاسب میں بھیجتے ہیں۔ اور نہ ہی دفتر ہذا کو اس کے متعلق کوئی اطلاع دیتے ہیں۔ نتیجۃً وصول شدہ رقم احباب جماعت کے انفرادی کھاتہ جات میں جمع نہیں ہو سکتی۔ اور دفتر ہذا یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ کن احباب نے اپنے وعدہ جات حفاظت مرکز ادا کر دیئے ہیں۔ اور کن کن کے ذمہ ابھی بقایا ہے۔ علاوہ ازیں احباب جماعت کو بھی دقت پیش آتی ہے۔ کہ جب کوئی دوست اپنے حسابات دیکھنا چاہتا ہے۔ تو نظارت بیت المال اس قسم کی اطلاع دینے سے معذور ہوتی ہے۔ لہذا جملہ سیکرٹریان مال۔ پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وعدہ جات حفاظت مرکز کی وصولی کی رقم بھیجتے وقت نام بنام تفصیل محاسب صاحب کو ارسال کی جائے۔ اور اس تفصیل کی ایک نقل دفتر ہذا میں بھی ارسال کی جائے۔ تاکہ احباب کے کھاتہ جات میں رقم کی وصولی کا اندراج مکمل کیا جائے۔ اور بوقت ضرورت احباب کو اس کے متعلق مطلع کیا جا سکے۔ جو رقوم قبل ازیں سیکرٹریان مال یا دیگر عہدیداران وصولی کر کے داخل خزانہ کرا چکے ہیں۔ ان کی اسم وار تفصیل معہ کوپن نمبر و تاریخ بھی جلد از جلد دفتر ہذا میں پہنچنی ضروری ہے۔ امید ہے کہ سیکرٹریان مال مطلوبہ اطلاع فوری طور پر دفتر ہذا کو بہم پہنچا کر اپنی جماعت کے احباب کے حسابات کو درست رکھنے میں مدد دیں گے۔

(نظارت بیت المال)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت قریباً ویسی ہی ہے۔ پچھلے جمعہ جو بیہوشی تھی وہ ہفتے کے روز سے کم ہو گئی تھی۔ اور طبیعت میں خفیف سا افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہے۔ اصل بیماری جو اضطراب کی ہے۔ اس میں کوئی افاقہ نہیں۔ نیند بالکل نہیں آتی۔ صرف ٹیکے سے کچھ سو جاتے ہیں۔ امید ہے احباب حضرت میر صاحب محترم کے لئے خاص دعا جاری رکھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرماوے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

سید داؤد احمد

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے انعامی حلف سے انکار کی کہانی

مولوی سراج الدین صاحب گجراتی کی زبانی

از جناب سراج الدین صاحب مراد وال

(۲)

اہلحدیث کا مضمون

پھر آپ نے اپنے وعدہ کے مطابق ۵ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کے پرچہ اہلحدیث میں بڑی شدومد سے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء کے الفضل کے جواب میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا:

"مولوی اللہ دتہ صاحب نے ایک کھلا خط الفضل مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء میں میرے نام شائع کیا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے۔ کیا آپ انعامی حلف اٹھانے کو تیار ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی جو اخبار الفضل میں ہر ہفتے انعامی اشتہار میرے حق میں دیتے رہتے ہیں۔ اس کی بابت میں نے ایک شخص سے کہا تھا۔ کہ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ اس گفتگو کی ابتدا یوں ہوئی تھی۔ کہ ایک شخص سراج الدین گجراتی میرے پاس آئے۔ انہوں نے ان انعامی اشتہاروں کا ذکر کیا۔ میں نے کہا میں حلف کئی دفعہ اٹھا چکا ہوں۔ مگر وہ پھر بھی حلف کا تقاضہ کرتے رہتے ہیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ اخبار الفضل مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۴۴ء میں جس مضمون پر حلف اٹھانے کو لکھا تھا۔ میں نے وہ مضمون پورا نقل کر کے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں آمادگی ظاہر کر دی۔ کہ میں اس مطالبہ پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں اور اب بھی تیار ہوں۔ پس مولوی اللہ دتہ صاحب کو میں حلفیہ پوچھتا ہوں۔ کہ وہ مجھے بتائیں کہ میں نے اخبار الفضل مورخہ مذکورہ سے ان کا جو مطالبہ نقل کیا تھا۔ وہ پورے کا پورا میں نے تسلیم کر لیا تھا یا نہیں۔ پھر وہ انعامی رقم لے کر میرے سامنے مقام مقررہ پر کیوں نہیں آئے۔ اس مطالبہ کے علاوہ انعامی حلف کا وہ کونسا مسودہ ہے۔ جو آپ لیکر آئینگے۔ پرچہ مذکور میں حلف کا مسودہ بھی مذکور ہے۔ اور میرے جواب میں میری تسلیم بھی مذکور ہے۔ اس لئے آپ میرے نام کھلی چٹھی لکھنے کی بجائے سیٹھ عبداللہ کو مجبور کیجئے۔ کہ وہ اپنے اور اپنی جماعت کی لاج رکھنے کو عیدگاہ امرتسر میں جہاں مرزا صاحب اور صوفی عبدالحق کا مباہلہ ہوا تھا مجھ سے مطلوبہ حلف لیں۔ اور رقم انعامی بذریعہ امین میرے حوالہ کر دیں۔ پس اب باتیں بنانے کا وقت نہیں رہا۔ قادیان میں ایک دفعہ حلف اٹھا چکا ہوں۔ جس کا ذکر اخبار الفضل مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۱۲ء میں درج ہے۔ اس کے بعد بھی کئی دفعہ یہ حلف شائع کر چکا ہوں۔ بار بار حلف پکارتے رہنا ٹھیک نہیں۔ ایک ہی دفعہ فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ پس سیٹھ صاحب معہ اپنی پارٹی کے تاریخ مقررہ پر تشریف لے آئیں ؎

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگِ گلو باقی"

اس جواب میں خاص طور پر خط کشیدہ سطور قابل غور ہیں۔ جو الجھنیں پیدا کرتی ہیں۔ اور گھر میں بیٹھ کر مطالعہ کرنے والے محقق کو کسی طرف کا نہیں چھوڑتیں میں اسے پڑھ کر بھانپ گیا۔ کہ اب معاملہ صرف "مسودہ" پر آ کر رک گیا ہے۔

امرتسر میں تیسری دفعہ

چنانچہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو پھر مولوی صاحب کی خدمت میں میں پہنچا۔ اور کہا کہ واقعی آپ نے جواب شاندار دیا ہے مگر یہ کہ مسودہ کے متعلق جو شکوک پیدا ہو گئے ہیں انہیں دور فرمایئے۔ آپ نے کہا کہ میں ۱۱ جون والے اشتہار کی شرائط پر حلف اٹھانے کا پابند ہوں مزید گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے عرض کی کہ جناب انعامی چیلنج میں جس کے آپ اپنے تئیں پابند مانتے ہیں۔ اس میں ایک ٹریکٹ کا حوالہ بھی تو ہوگا۔ پہلے تو نہ مانے۔ پھر فرمایا میں نے وہ ٹریکٹ نہیں دیکھا۔ میں نے کہا کہ قادیانی تو کہتے ہیں کہ ہم بذریعہ رجسٹری کئی ٹریکٹ مولوی صاحب کی خدمت میں بھیج چکے ہیں۔ مگر مولوی صاحب ہیں کہ جواب تک نہیں دیتے۔ اس پر فرمایا کہ انہیں کہئے کہ کم از کم ایک ہی رسید رجسٹری پیش کریں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر میں اسی تانے بانے میں رہا۔ تو یہ معاملہ میری زندگی میں طے ہونے سے رہا۔ احتیاطاً ایک ٹریکٹ میں اپنے ساتھ لے گیا ہوا تھا نکال کر ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ لیجئے صاحب یہ ہے وہ ٹریکٹ۔ فرمانے لگے میں تو اسے ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہتا۔ آپ خود پڑھ کر سنا دیں۔ جب میں نے چند سطور پڑھ کر سنائیں تو فرمانے لگے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پڑھا ہوا ہے انہیں جا کر بلا لاؤ۔ میں نے کہا اس میں ہرج ہی کیا ہے سن تو لیں فرمایا کہ بالکل کوئی ضرورت نہیں۔ حتی کہ تین چار دفعہ یہی بات دہرایا۔ کہ ایک دفعہ پھر تازہ تازہ سن لیجئے۔ جواباً آپ یہی فرماتے رہے کہ مجھے مطلق سننے کی ضرورت نہیں۔ میں بالکل انہی الفاظ میں قسم اٹھانے کو تیار ہوں جو ٹریکٹ میں درج ہیں۔ آخر میں نے ہار مان لی۔ اور پڑھنا چھوڑ دیا۔ فرمایا جائیں اور ابوالعطاء صاحب کو ابھی یہاں لے آئیں۔ تاکہ حلف کے متعلق تاریخ مقام اور امین رقم وغیرہ کی تعیین کر لیں۔ اور اگر ابھی کوئی کسر رہ گئی ہے۔ تو وہ بھی لگے ہاتھوں پوری کر لیں۔ پھر میں نے کہا کہ حضور آپ کو مرزا صاحب کے متعلق اپنے اعتقادات کو ظاہر کر کے مؤکد بعذاب حلف اٹھانا ہو گا۔ جسے تین بار دہرانا ہو گا اور بصورت جھوٹا ہونے کے اپنی موت یا دردانگیز سزا جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو کی دعا بھی کرنی ہو گی۔ اور حاضرین کو ہر دفعہ آمین بھی کہنی ہو گی۔ جس پر آپ نے پورے وثوق سے فرمایا کہ بھئی جائیے بھی جالندھری کو لے آئیں مجھے سب کچھ منظور ہے۔ پس میرے اطمینان کے لئے کوئی کسر نہ تھی جو باقی رہ گئی ہو۔

دوبارہ قادیان میں

۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو مولوی ابوالعطاء صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور گفتار حالات سے انہیں آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ مولوی صاحب آپ کی شرائط کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہو گئے ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیئے گا۔ اور تمام معاملات اپنے روبرو زبانی طے کر لیجئے۔ اور تسلی کر لیجئے جس پر مولوی صاحب بناوٹی ہنسی کے ساتھ فرمانے لگے۔ "بہت اچھا میں تیار ہوں۔ مگر معاف رکھنا آپ کو انعام نہیں مل سکے گا۔ کیونکہ آپ آئینی طور پر ثالث کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔" میں نے اپنی پوزیشن کے متعلق وضاحت کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے جیسا کہ مجھے واقعی ضرورت بھی نہ تھی بے حد حیرانگی میں سنجیدہ ہو کر جواب دیا۔ کہ صاحب آپ خود ہی کئی دفعہ مجھے یہ پیشکش کر چکے ہیں۔ حالانکہ میں پہلے بھی اظہار کر چکا ہوں۔ کہ مجھے اس رقم سے دلچسپی نہیں۔ بلکہ سچے جھوٹے کا امتیاز چاہتا ہوں (نیز میں اس سے پہلے یہ ارادہ بھی کر چکا تھا۔ کہ یہ رقم اگر مجھے مل گئی۔ تو شاید جیتنے والے فریق کو اس واقعہ کی تشہیر پر صرف کرنے کے لئے وقف کر دونگا۔) اس لئے اس کا ذکر ہی نہ کیجئے ویسے بھی مجھے تو شرم آتی ہے۔ کہ لوگ کہیں گے کہ یہ شخص انعام کے لالچ میں دوڑ دھوپ کر رہا ہے۔ ہاں اب آپ کے اس رویہ سے مجھے ذرہ زیادہ محتاط ہو جانا چاہیئے معاملہ زیادہ سنجیدگی اختیار کر رہا ہے۔ مجھے اب کسی صاحب پر اعتماد نہیں۔ اور نہ کوئی صاحب میرے پر اعتماد کرے۔ اس لئے اب میرے اور آپ کے درمیان جو بات بھی ہو گی تحریری ہو گی خاموش ہو گئے۔ پھر جواب دیا کل میں آپ کے ساتھ چلونگا چنانچہ دوسرے روز میں انکے گھر گیا اور انہیں لکھا۔...

جناب ابوالعطاء صاحب نمائندہ...

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے آپ کے ۱۴ ستمبر پرچہ الفضل میں شائع شدہ مضمون کے جواب میں ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء کے پرچہ اہلحدیث میں بڑی شدومد سے لبیک کہا ہے

البتہ "مسودہ نیا یا پرانا" کے سلسلہ میں کچھ شکوک پیدا ہو گئے تھے۔ سو وہ بندہ نے ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو مولانا سے مل کر دور کرا دیئے ہیں۔ اب آپ مجوزہ ٹریکٹ پر تمام شرائط کے ساتھ حلف اٹھانے کو تیار ہیں۔ بندہ آپ کی خدمت میں اسی غرض سے بھیجا گیا ہے۔ آپ میرے ہمراہ تشریف لے جا کر تاریخ اور تعین رقم انعام وغیرہ کی تعیین کا معاملہ میری موجودگی میں مولوی صاحب سے بالمشافہ طے کر لیں۔ تاکہ خدانخواستہ اگر کوئی الجھن پیدا ہو جائے۔ تو شاید میری وساطت سے جو ایک ثالث اور محقق کی حیثیت رکھتا ہے۔ دور ہو سکے۔ خاکسار سراج الدین از مراد وال متصل ہریا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات مورخہ ۱۲/۱۰/۴۵ء "جس کو پڑھ کر آپ نے ایک غیر ضروری لمبا چوڑا مضمون میری موجودگی میں بنام مولوی صاحب ثناء اللہ لکھ کر میرے حوالہ کیا۔ میرے خط کے جواب میں مجھے لکھا:۔ ..... مکرم جناب منشی سراج الدین صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ میرے[1] کھلے مکتوب کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جو جواب اخبار اہلحدیث ۵ر اکتوبر ۱۹۴۵ء میں شائع کیا ہے۔ میں نے اس کا جواب لکھ کر آپ کو دیا ہے[2]۔ اور اب اس کے بعد آپ کا امروزہ خط بھی دیکھا ہے[3]۔ اگر فی الواقعہ مولوی صاحب مطلوبہ حلف مقررہ الفاظ میں اٹھانے کو تیار ہیں۔ تو معاملہ طے ہو گیا۔ مگر اس کے لئے ان کی تحریر ضروری ہے۔ آپ میرا خط لے جائیں۔ اور میں آپ کو ایک لفافہ بھی دے رہا ہوں۔ اس میں کل ہی مولوی صاحب کا جواب امرتسر سے بھجوا دیں۔ معاملہ ایک طرف ہونے پر آپ کو انشاء اللہ ہر بہ سے ہمارے خرچ پر آنے کی دعوت دی جائے گی۔ جزاکم اللہ۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری ۱۲/۱۰/۴۵ء" (اختصاراً) کے پیش نظر اس مضمون میں نمبر ۱، ۲، ۳، ۴ پر تنقید حق پسند ناظرین کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔ اور اپنے حق تنقید کو نظرانداز کرتے ہوئے (جو اسلئے کریں پھر واپس چل پڑا۔ آپ نے مجھے رخصت کرتے ہوئے ۲/- روپے سخت مجبور کر کے دیئے۔ کہا کہ امرت سے یہاں تک کا کرایہ اخلاقاً آپ کو دینا ہمیں لازمی ہے۔ اور آپ کو لینا چاہئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے چوتھی ملاقات

خیر آپ سے رخصت ہو کر یہ عاجز ۹/۱۲/۴۵ء کی شام کو پھر جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں بمقام امرتسر حاضر ہوا۔ اور صورت حال کو شکایتی رنگ میں پیش کیا۔ کیونکہ ایک تو میری شکایات مبنی بر حقائق تھیں۔ دوسرے مولوی صاحب کی تعریف بھی تھی۔ کیونکہ ان کی رائے جو قادیانیوں کے متعلق تھی۔ میں اسکی تصدیق کر رہا تھا۔ خیال تھا کہ اس طرح مولوی صاحب خوش ہوں گے۔ اور انہیں زیادہ جرأت ہو گی۔ اور واقعی بات بھی جرأت پیدا کرنے والی تھی۔ کیونکہ ان کا مجھے انعام سے صاف جواب دے دینے سے یہ راز مترشح تھا کہ قادیانی نمائندہ کو یقین ہو رہا ہے۔ کہ یہی شخص اپنے انعام کے لالچ میں مولوی صاحب کو حلف پر آمادہ کر رہا ہے۔ اگر اس کو اپنے لالچ سے ناامید کر دیا جاوے۔ تو شاید یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکے گی۔ اور ہمارا یہ پراپیگنڈا حسب سابق کامیابی کے ساتھ جاری رہے گا۔ مگر مولوی صاحب اب وہ مولوی صاحب نہیں تھے۔ جو ۹/۱۲/۴۵ء کے مولوی صاحب تھے۔ فرمانے لگے۔ "میں نے تو آپ کو ایسا نہیں کہا تھا۔" میں حیران و ششدر رہ گیا۔ سے

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

برعکس نہند نام زنگی کافور

ابوالعطاء کی عطا کے تجربہ کے بعد ابوالوفا سے وفا کی امید میری نادانی تھی۔ میری اس حیرت کو دیکھ کر مولوی صاحب فرمانے لگے۔ اچھا صبح چٹھی بھی پڑھیں گے۔ اور مزید گفتگو صبح ہی کریں گے۔ مجھے پھر حوصلہ ہو گیا۔ کیونکہ ہر بار میرے تجربہ میں یہ بات آئی تھی۔ کہ مولوی صاحب کی مونہی بات کا ایک دفعہ ضرور انکار کر دیتے ہیں۔ مگر آخر مان جاتے ہیں۔ اور اپنے نام کی لاج رکھ لیتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا صریح فرار

صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد پندرہ سولہ اشخاص کو قرآن کریم کا درس دیا۔ جس کے دوران میں شاید مجھے سنانے کے لئے میرزا صاحب سے فرضی یا حقیقی جیتے ہوئے معرکوں کا تذکرہ رہا۔ بعد لوگوں کو بتایا کہ اب اس شخص (سراج الدین) نے قادیان اور امرت سر کے درمیان دیوانوں کی طرح تانتا باندھ رکھا ہے .... فضول ..... لوگوں کے چلے جانے کے بعد پہلے تو مسجد میں ہی بیٹھ کر خط سننا اور گفتگو کرنا چاہی۔ مگر پھر خدا جانے دل میں کیا آیا۔ کہ گھر کی بیٹھک میں مجھے اور ایک بنگالی عقیدت مند کو جو کبھی کبھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ ویسے درویشانہ صورت میں کہیں نزدیکی درسگاہ میں تعلیم ہی حاصل کر رہا تھا۔ ساتھ لائے اور بنگالی برخوردار سے فرمایا۔ کہ یہ خط تم پڑھو۔ جب اس نے ابوالعطاء صاحب کا خط پڑھنا شروع ہی کیا تھا۔ کہ اسے پڑھنے سے روک دیا۔ اور گھبراہٹ کے عالم میں مجھے فرمایا۔ کہ آپ کو مغالطہ لگ گیا ہے۔ میں نے آپ سے ایسا نہیں کہا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ مولوی صاحب! یہ کوئی ایسی بات نہیں جو مدت کی کی ہوئی ہو یا سرسری طور پر کی ہوئی ہو۔ یہی تو نکتہ کی بات تھی۔ جسے حل کرنے کے لئے مجھے میدان میں آنا پڑا۔ پھر خاص طور پر ۱۲/۱۰/۴۵ء کو میرا یہاں آنا کیا معنی رکھتا تھا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جس کے طے کرنے کے لئے میں یہاں آیا۔ اور جسے طے کر کے قادیان مولوی اللہ دتا صاحب کو لانے کے لئے مجھے بھیجا گیا۔ وہی بات مجھے بھول گئی۔ اگر یہ درست ہے کہ میں بھول گیا ہوں۔ تو مہربانی کر کے یہ تو بتلایئے۔ وہ اور کونسی بات تھی۔ جس کے لئے مجھے قادیان بھیجا گیا۔ مولوی صاحب پھر بھی سوائے اس کے کچھ اور نہ کہہ سکے "وہ آپ بھول گئے۔ آپ کو مغالطہ لگ گیا۔" بھلا وہ مجھے ان باتوں سے کب بھلا سکتے تھے۔ جبکہ بندہ نے تین چار دفعہ شرائط سنانے کے لئے مولوی صاحب کو مجبور کیا۔ لیکن ہر بار آپ نے یہی فرمایا۔ کہ مجھے جب یہ سب شرائط منظور ہیں۔ تو پھر سننے کی ضرورت کیا۔ اس کے باوجود بندہ نے مجملاً زبانی طور پر پنجابی میں مؤکد بعذاب حلف کی شرائط سنا بھی دی تھیں۔ اور نیا پرانا مسودہ کی الجھن بھی دور کر دی تھی۔ چونکہ آخر مجھے کسی اور کو تو مطمئن کرنے کی ضرورت تھی ہی نہیں۔ صرف اپنی تسلی چاہیئے تھی۔ سو وہ .... میں زیادہ بحث کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے خاموش سا ہو گیا۔ اور ان مولاناؤں کی پوزیشن دیکھ کر بحیثیت مسلم میں ندامت کے پسینہ میں غرق ہو رہا تھا۔

علم کز تو ترا نہ بستاند
جہل زاں علم بہ بود بسیار

مولوی ثناء اللہ صاحب کی بدحواسی

مولوی صاحب پھر بولے۔ شاید اپنی خفت دور کرنے کے لئے پہلو بچا کر بزعم خویش مدلل مگر حقیقتاً فرسودہ گفتگو پر اتر آئے۔ ناصحانہ انداز میں اور یگانگت کے رنگ میں رنگے ہوئے مگر ایسی حالت میں کہ چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ فرمانے لگے "دیکھو میں پا در رکاب ہوں۔ شاید میں یہ سارا سال جی بھی نہ سکوں"۔ (یہ فقرہ میری ڈائری میں نوٹ شدہ ہے۔ مگر میرے دماغ میں جو مرتسم ہے۔ وہ پنجابی کا یہ فقرہ ہے۔ کہ "میں تے ایہہ سال اوہ وی نہیں کڈھنا) ایسے حالات اگر میں نے قسم کھائی تو میری موت کے بعد آپ مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ اور آپ لوگوں کی فتح مبین مبدل بہ ہزیمت ہو جائیگی۔ گھر میں بیٹھ کر اللہ اللہ کیجیے (اس "ایک سال کے اندر مر جانے والے فقرہ نے میرے نفس کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ مولوی صاحب کی یہ پیشگوئی بھی دیکھ لینی چاہیئے)

اگرچہ اب مجھے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔ چہ جائیکہ گفتگو کرتا۔ مگر پھر بھی خاموشی کی بجائے دل کی کچھ بھڑاس نکالنا ہی بہتر سمجھا۔ اس لئے تحمل سے کام لیتے ہوئے تہذیب کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ہاں اب کے پہلی سی نیاز مندانہ گفتگو نہ تھی۔ کہا۔ صاحب! آپ نے قسم کھا کر مر جانے کے بعد کی متصورہ ذلت سے کہیں بہت زیادہ اپنی زندگی میں ہی اپنی پوزیشن تباہ کر لی ہے۔ مجھے تو جب کبھی احمدیت کے سچے ہونے کا وہم ہوتا۔ تو دل کو اس طرح تسلی دیتا تھا۔ کہ مولوی صاحب ایسے ثقہ زندہ شاہد سے بمقام امرتسر مل کر یہ وسواس کلی طور پر دور ہو جائیگا۔ ایسے ملاح کے ہوتے ہوئے کیا ڈر ہے۔ مگر صد آفرین آپ نے خوب دستگیری فرمائی (آہ میں کچھ سمجھا وہ کچھ نکلے بڑا دھوکا ہوا) چونکہ اب میری طبیعت کچھ بے قابو سی ہوتی جاتی تھی۔ اسی کے غصہ میں پنجابی کا یہ فقرہ ادا کرتے ہوئے بیٹھک سے باہر نکل آیا۔ کہ "میں بالنہہ کڈھ کے تو ہاڈے کول آیا آہسی پر تساں چنگی بانہہ پھڑھی اے میں تے تاں اپنی قسمت نال بچیاں اے۔ تساں تاں مینوں بانہوں پھڑھ کے مرزائیاں دے حوالے کر چھڈیا اے کہ جا کھسماں نوں کھا"۔ (جس کا مولوی صاحب نے کوئی جواب نہ دیا) یعنی میں نے آپ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ کی طرف

47

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستگیری کی اُمید پر ہاتھ بڑھایا تھا۔ مگر آپ نے خوب دستگیری کی۔ اب میں اگر بچوں تو اپنی قسمت سے ہی بچوں گا۔ دوزخ آپ نے تو مجھے پکڑ کر یہ کہتے ہوئے قادیانیوں کے حوالہ کر دیا ہے کہ جا جہنم میں۔ پہلے بھی اس سلسلہ جنبانی کے بعد جب تو کا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ تو ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ مگر اس دفعہ ان کا چہرہ بالکل اُتر گیا۔ نگاہیں نیچی اور یوں معلوم دیتا تھا کہ "شیر پنجاب" "فاتح قادیان" زمین میں دھنس جانے کو بے تاب ہے۔ گوشت کے اس ٹکڑے کے سوا جسے زبان کہا جاتا ہے جسم کا ہر ذرہ اور بدن کا ہر رُواں زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ مولوی صاحب! خود کردہ را علاجے نیست۔ خود کردہ را درمان نیست" اللہ اللہ ایسی مشہور و معروف شخصیت کتنا ہی حقیر نظر میری آنکھوں نے دیکھا فاعتبروا یا اولی الابصار۔ میں نے واپس آ کر مولوی اللہ دتہ صاحب کو کوڑ لفافہ اُن کے پتہ پر پوسٹ کر دیا جس میں اطلاعاً لکھا تھا۔

"بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا"

(باقی)

رسالہ پنجاب کی تقسیم اور باؤنڈری کمیشن کے لئے وسیع تیاری کی ضرورت

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ رسالہ "پنجاب کی تقسیم اور باؤنڈری کمیشن کے لئے وسیع تیاری کی ضرورت" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا دوسرا ایڈیشن جس میں بہت سا نیا مواد شامل کیا گیا ہے۔ شائع ہو گیا ہے۔

جن احباب کو ضرورت ہے۔ اس کی کاپیاں دفتر نشر و اشاعت قادیان سے منگوا سکتے ہیں۔ بہت تھوڑی کاپیاں باقی ہیں۔ کیونکہ دوسرے ایڈیشن کا بھی کثیر حصہ تقسیم کیا جا چکا ہے۔

ملنے کا پتہ
صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

ماہوار نقشہ بیعت بابت اپریل ۱۹۴۷ء

اندرون ہند عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۲۳۷ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط آٹھ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط چھ کس تھی۔

اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ گورداسپور۔ حلقہ سیالکوٹ اور حلقہ بہار و اڑیسہ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

بیرون ہند اپریل میں ممالک بیرون ہند میں ۱۰۳ بیعتیں ہوئیں۔ نقشہ درج ذیل ہے۔

(۲)

(انچارج دفتر بیعت)

بنگال و آسام		جالندھر		بمبئی	
رامپور	۲	اوڑ	۲	بمبئی	1
باشودر	۱	جالندھر	۱	دہلی	
اسام	۱	کریم پور	1/۴	دہلی	1
جوڑہ	۱	حیدرآباد دکن		یو۔پی	
بانیک پاڑہ	۱	اورنگ آباد	۲	جمن گنج کانپور	1
سیلانی	۱	تلاپور	۱	جہلم	
جنیوڑا	۱	تیماپور	1/۴	کوٹھ براہا	1
لالہ سرائے	1/۹	فیروزپور		لدھیانہ	
لاہور		فیروزپور	۲	لدھیانہ	1
لاہور	۱	زیرہ	1/۳	راولپنڈی	
کھاڑہ	۱	ریاست بہاولپور		کوہ مری	1
امین شاہ	۱	اوچ	۲	متفرق	1
ایل بلاٹ سرگودھا	۱	رحیم یار خان	1/۳	میزان کل	۲۳۷
اچھرہ لاہور	۱	منٹگمری		ممالک بیرون ہند	
جوڑہ	1/۴	صدر گھوگھیرہ	۱	گولڈکوسٹ افریقہ	۷۴
لائلپور		عارف والہ	۱	کسومو افریقہ	۷
بہلولپور	۳	منٹگمری	1/۴	سٹوڑا	۱
چک ۵۰۰	۱	مدراس مالابار		سسلی	۱۰
چک ۳۵	۱	پڑناپار	۳	امریکہ	۵
چک ۳۵ قادر آباد	1/۹	شیخوپورہ		انگلستان	۲
سرگودھا		کرتو	۱	دمشق	۲
میاں جہیہ والا	۲	منڈی شیخوپورہ	1/۲	فلسطین	۱
وہینسٹری	۲	حصار		ایران	1
چک ۳۵ شمالی	1/۵	بھوانی کھیڑا	۱	میزان	۱۰۳

ہماری تبلیغی جد و جہد۔ رپورٹ بابت ماہ اپریل ۱۹۴۷ء

عرصہ زیر رپورٹ میں ہندوستان میں کل ۲۳۷ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان احباب نے مندرجہ ذیل ذرائع کے واسطہ سے بیعت کی۔

مبلغین دفتر مقامی تبلیغ ۳۔ دیہاتی مبلغین ۳۴۔ دیگر مبلغین۔ ۳۲۔

افراد جماعت ہائے احمدیہ ۶۹۔ ذاتی تحقیق ۱۰۰ کل میزان ۲۳۷

مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کے نام جنکے ذریعے بیعتیں ہوئیں۔ درج ذیل ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر بیعت قادیان)

جناب مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ ۱۲
جناب حکیم عبد اللطیف صاحب دیہاتی مبلغ بھاگا بھٹیاں ۱
جناب کرم دین صاحب مبلغ کشمیر ریلیف کمیٹی ۵
" مولوی حمید احمد صاحب دیہاتی مبلغ محمد آباد ۵
" سید احمد علی صاحب مبلغ کراچی ۴
" مولوی غلام احمد صاحب فرخ سندھ ۴
" افضال احمد صاحب غازی پور مونگھیر ۴
" مولوی غلام حیدر صاحب دیہاتی مبلغ اجنالہ ۴
" مولوی رحمت اللہ صاحب پھیرو چیچی ۴
" مستری محمد رمضان صاحب و عبد اللطیف صاحب عینک فریم ساز قادیان ۴
" عبد المجید صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ ۴
" حافظ ابوذر صاحب دیہاتی مبلغ دوڑہ ۴
" مرزا حسام الدین صاحب مبلغ ہوشیارپور ۳
" مولوی احمد علی دیہاتی مبلغ ہیلاں ۳
" ملک عمر علی صاحب قادیان ۳
" مولوی رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ جوڑہ ۳
" تاج الدین صاحب تلونڈی جھنگلاں ۳
" ابراہیم صاحب دیہاتی مبلغ بھڑ تالو دالہ ۳
" حکیم محمد جمیل صاحب قادیان ۳
" عبد الکریم صاحب پونچھ ۳
مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی معلم مدرسہ الواقفین ۲
" نور الحق صاحب ایم۔ اے سنڈیکیٹ ۲
" مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ حیدر آباد ۲
" محمد شریف صاحب ٹیلیفون ایکسچینج گورداسپور ۲
" سردار علی صاحب دیہاتی مبلغ ... ۲
" کریم بخش صاحب دیہاتی مبلغ علی پور ۲
" شیخ محمد اکرام صاحب تاجر قادیان ۲
" چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ پریم کوٹ ۲
" مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی ۱
" حکیم احمد دین صاحب دیہاتی مبلغ ۱
" ملک کریم بخش صاحب ملتان ۱
" احمد علی صاحب قادیان ۱
" محمد ابراہیم صاحب دیہاتی مبلغ ۱
" سلطان احمد صاحب چک سکندر ۱
" احسان اللہ صاحب محمد آباد سندھ ۱
" عبد العزیز صاحب ڈسکہ ۱
" محمد لقمان صاحب کریم پور ۱
" مولوی اعجاز احمد صاحب مبلغ منگال ۱
ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۲

جناب بشیرہ بیگم صاحبہ وسنجواں گوردوارہ ۱
" تاج الدین صاحب چک بیگ گوجرانوالہ ۱
" شفیق احمد صاحب سبزی منڈی دہلی ۱
" محمد شفیع صاحب چھوکر خورد گجرات ۱
" محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال چونڈہ ۱
" حوالدار محمد اجمل خان صاحب رزمک ۱
" ڈاکٹر بشیر محمود صاحب پونچھ ۱
" فضل محمد خان صاحب کانپور ۱
" چوہدری محمد شریف صاحب چک ۲۳ گجرات ۱
" صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرائے نورنگ ۱
" نور محمد صاحب باڈی گارڈ قادیان ۱

جناب مولوی محمد صدیق صاحب والد الرحمت ۱
" رحمت اللہ صاحب مدرس ڈلہ ۱
" مولوی شریف احمد صاحب دیہاتی مبلغ کرتو ۱
" مسعود احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ ۱
" چوہدری نور محمد صاحب دیہاتی مبلغ سندھ ۱
" ملک محمد صاحب سیکرٹری تل خورد گوردا سپور ۱
" چوہدری غلام قادر صاحب چک ۹۷ شمالی سرگودہا ۱
" کیپٹن ایم۔ آئی۔ بقاپوری کامٹی ناگپور ۱

جناب غلام احمد صاحب یادگیری اوڈ جبالہ نہر ۱
" چوہدری جان محمد صاحب امیر جماعت بھینی میلواں ۱
" امیر صاحب جماعت مہریاں جموں ۱
" مرزا اکمل بیگ صاحب نسیم آباد سندھ ۱
" عبدالرحمٰن صاحب فیروزپور شہر ۱
" صدرالدین صاحب امیر جماعت مونگ ۱

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

صوبہ سندھ میں انجینئرز کی ضرورت

(۱) مکینیکل انجینئرز۔ دو کی ضرورت ہے تنخواہ ۱۵۰۰ - ۱۰۰۰ اہے بعمر ۳۵ اور ۴۵ کے درمیان ہو (۲) اسسٹنٹ مکینیکل انجینئرز۔ چھ کی ضرورت ہے تنخواہ ۶۰۰ سے ۹۶۰ تک۔ عمر ۲۵ اور ۴۰ کے درمیان۔ درخواستیں ۱۵ اگست ۴۷ تک سیکرٹری سندھ پبلک سروس کمیشن بمبئی کے نام پہنچ جائیں۔ ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر سیکرٹری کے نام ۳½ آنے کے ٹکٹ مع پتہ والے لفافے کے ملنے پر مفصل کوائف و درخواست کا فارم وغیرہ ارسال کئے جائیں گے

ایک نہائت نفع مند کام

پرلیسین مینو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ۔ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں۔ اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے پیشتر اسکے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ اُن ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پرلیسین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

صاحبزادہ:۔ مرزا شریف احمد

سرکہ انگوری نہایت اعلیٰ بڑی بوتل دو روپے ۲ شہد خالص ۲½ روپے سیر

نیتجی

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نورالدینؓ قادیان کو لکھیں

Digitzed by Khilafat Library

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدے کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آ جاتی ہے اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لینگے کہ موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۳ روپے درمیانی شیشی ۲ روپے چھوٹی شیشی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

پاکستان کی دستور ساز اسمبلی

کی نمائندہ محترمہ بیگم شاہنواز تحریر فرماتی ہیں۔ "آپ کے مجرب سرمہ نے میری آنکھیں بالکل درست کر دی ہیں۔ آپ نے ایسی نایاب دوا بنا کر ہم سب کو ممنون احسان کیا ہے۔ اور جو بہن اور بھائی اسے استعمال کریں گے وہ آپ کے ممنون احسان ہوں گے"۔

سرمہ جواہر والا پانچ روپے شیشی۔ ٹھنڈا سرمہ دو روپے شیشی۔ نوٹ:- یہ دونو سرمے اکٹھے صبح شام استعمال کئے جاتے ہیں۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

مسلم تجار اور تجارت

صنعت کو فروغ دینا ہر مسلمان کا قومی اور اخلاقی فرض ہے

اگر تاجر احباب عطر کی تجارت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ تو صرف اس تجارت میں ہی سالانہ لاکھوں روپیہ کا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہشیار تاجر جن کو تجارت کا اچھا تجربہ ہو اور جو محنت سے کام کرنا جانتے ہوں ہمکو میسر آ جائیں تاکہ ان عطروں کی ہر صوبہ بلکہ ہر شہر میں ایجنسیاں قائم کر دی جائیں۔

دوکانداروں کو معقول کمیشن اور رعایات دی جاتی ہیں۔ وہ احمدی جنرل مرچنٹس یا ایجنٹ جو کہ مختلف شہروں اور علاقوں میں تجارت کرتے ہیں ہم کو لکھیں ہم انکو اپنی شرائط وغیرہ لکھینگے اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ محسوس کرینگے کہ صرف اسی تجارت میں ہی ان کیلئے بہت بڑا فائدہ حاصل کرنیکی گنجائش ہے۔

شمامۃ العنبر

سب سے زیادہ بکنے والا عطر جس کی خوشبو فی الواقعہ نہایت عمدہ اور بے نظیر ہے یہی وجہ ہے کہ یہ عطر بہت زیادہ مقبول ہو چکا ہے

چار روپیہ فی تولہ

انڈین کیمیکل کمپنی کا گلاب

کا عطر نہایت اعلیٰ اور دلآویز ہے

فی تولہ چار روپیہ

بوئے چمن

بہت پائیدار عطر ہے اور اپنی خوشبو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بدلتا رہتا ہے

چنبیلی

انڈین کیمیکل کمپنی کا چنبیلی کا عطر اس خوبی سے تیار کیا گیا ہے کہ اگر کسی کو آنکھ بند کرا کے سونگھایا جائے تو وہ کبھی بھی یہ فرق نہ کر سکیگا۔ کہ اس کے سامنے عطر کی شیشی کا منہ کھولا گیا ہے۔ یا چنبیلی کی تازہ کھلی ہوئی کلیوں کا ڈھیر لگا دیا گیا ہے۔ قیمت چار روپیہ فی تولہ

عطر خس

گرمی کے موسم میں سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی

قادیان

Digitzed by Khilafat Library

ریاستوں کی قسمت

باقی ہندوستان کے ساتھ وابستہ ہے

لنڈن ۱۰ جولائی۔ کل دارالعوام میں آزادی ہند کے مسودہ قانون پر بحث کرتے ہوئے مسٹر وڈرو وائٹ (لیبر) نے کہا کہ حکومت انگلستان کو ایک واضح اعلان میں ہندوستانی ریاستوں کو بتا دینا چاہیئے کہ بجائے علیحدگی کے ان کی قسمت باقی ہندوستان کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور ۱۵ اگست کے بعد ان کو کسی بیرونی دباؤ یا حملے کے وقت برطانوی امداد کی توقع نہ رکھنی چاہیئے۔

ضروری خبریں

بیت المال کا روپیہ پبلک کو واپس کیا جائے

مسٹر مشرقی سے مسلمانوں کا مطالبہ

لاہور ۱۲ جولائی۔ کل پاکستان ٹائمز میں ایک خط شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مرحوم خاکسار تحریک کے بانی مسٹر عنایت اللہ مشرقی کی تحویل میں بیت المال کا قریب قریب بیس لاکھ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ لاکھوں روپے کی جائداد بھی ہے۔ نیز دس ہزار روپے کی ایک رقم جو گورنمنٹ ہائی سکول پشاور میں دینیات کی تعلیم پر صرف ہونی تھی آپ کے ہی قبضہ میں ہے۔ مسلمانوں کا مطالبہ ہے۔ کہ کیونکہ بیت المال کا تمام روپیہ مسلمانوں سے چندہ کے طور پر لیا گیا تھا اس لئے یہ مسلمانوں کو واپس کیا جائے یا پھر پاکستان حکومت ۱۵ اگست سے برسر اقتدار آنے کے بعد اس روپے کو اپنی تحویل میں لے لے۔

پاکستان دستور ساز اسمبلی کا افتتاحی اجلاس

کراچی ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا افتتاحی اجلاس کراچی میں ۱۰ اگست کو منعقد ہوگا۔ اور ۱۵ اگست کی شام کو لارڈ مونٹ بیٹن بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ کر پاکستان کی استقراتی حکومت کے قیام کے سلسلے میں شاہی فرمان پڑھ کر سنائیں گے۔ رسم انتقال اقتدار کو شاندار طریق پر انجام دینے کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات ہو رہے ہیں۔

پاکستان دستور ساز اسمبلی کے نئے مشیر

لاہور ۱۱ جولائی۔ نئے دستور کو ضبط تحریر میں لانے کے واسطے پاکستان دستور ساز اسمبلی کو بعض متعلقہ امور میں مشورہ دینے کے لئے لاہور کے نامور وکلاء پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین بار ایٹ لا کمیٹی کے اجلاسوں کے انعقاد کے ذمہ دار قرار پائے ہیں۔ دیگر ممبران کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ (۱) جناب شیخ بشیر احمد صاحب (۲) میر خورشید زماں صاحب (۳) مسٹر محمود علی صاحب (۴) مسٹر احمد سعید کرمانی۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی انگلستان سے روانگی

لنڈن ۱۱ جولائی۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب جو بعض والیان ریاست کی طرف سے ریاستوں کی آئینی پوزیشن کی وضاحت کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے آج بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان روانہ ہوگئے ہیں۔

ستلج پار تک کا علاقہ پاکستان میں شامل کیا جائے!

ملک فیروز خاں نون کا بیان

لاہور ۱۲ جولائی ملک فیروز خاں نون نے ایک صحافتی بیان میں کہا ہے کہ مسلمانوں کو بیدار ہو کر میدان عمل میں اتر آنا چاہیئے خصوصاً ان حالات میں جبکہ اغیار مقابل پر مصروف کار ہے۔ آپ نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ دریائے ستلج کے پار تک کا علاقہ پاکستان میں شامل کیا جائے۔ کیونکہ پاکستان کی یہی قدرتی حد بنتی ہے۔ جب تک اس دریا کو حد فاصل کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جوں جوں کانگرس ہمارے جائز مطالبات کو ٹھکرائے گی باہمی مخالفت کی بنیادیں مضبوط ہی ہوتی جائیں گی۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ پٹھانکوٹ کی تحصیل مسلم اکثریت کا علاقہ شمار ہونی چاہیئے۔ اس لئے کہ اس تحصیل کا پہاڑی حصہ جو چمبہ سٹیٹ سے لیا ہوا ہے۔ ریاست کو واپس کر دیا جائے۔ جس کے بعد مسلمان اکثریت میں ہو جائیں گے۔

ایٹم بم سے متعلق فائلیں چوری ہو گئیں

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ امریکی پارلیمنٹ کے دو ارکان نے کہا ہے کہ امریکہ کے پاس ایٹم بم کے سلسلے میں جو خفیہ فائلیں تھیں انہیں چرا لیا گیا ہے ایٹم بم کے محکمے میں جو افراد کام کر رہے ہیں ان کی وفاداری مشتبہ ہے۔ اور بعض پر جاسوسی کا شبہ کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک ملازم کی بیوی واشنگٹن کے روسی سفارتخانہ میں کام کرتی ہے۔ لیکن امریکہ کے ایٹامک انرجی کمیشن نے اس چوری کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔

ہندوستان کا سرکاری جھنڈا کیا ہوگا؟

نئی دہلی ۱۲ جولائی ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کی مقرر کردہ سب کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کا قومی جھنڈا سہ رنگا ہو۔ جو زعفرانی۔ سفید اور سبز رنگ پر مشتمل ہو۔ اس میں اشوک کی لاٹھ بھی دکھائی جائے گی۔ جس کے اوپر چرخہ بنایا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کانگرس کا موجودہ جھنڈا بعض ترامیم کیساتھ اپنا لیا گیا ہے۔ کانگرس کا سہ رنگا جھنڈا پہلے ہی تھا۔ اسمیں اشوک کی لاٹھ اور جھنڈے کی زیادتی کر دی گئی ہے۔

احراری اخبار آزاد بند کر دیا گیا

لاہور ۱۲ جولائی۔ حکومت پنجاب نے پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت احراریوں کے اخبار آزاد کی اشاعت سولہ روز کے لئے بند کر دی ہے۔ گذشتہ تین ماہ میں دوبارہ اس اخبار کو بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم کی وجہ دو مضمون ہیں۔ جو ”اکالی لیڈر“ اور ”کیا یہ سچ ہے“ کے عنوان سے شائع ہوئے تھے۔ حکومت کے نزدیک ان کی اشاعت قابل اعتراض ہے۔

۱۶ سولہ یورپین ممالک کی کانفرنس

پیرس ۱۲ جولائی۔ جارج مارشل نے یورپ کی اقتصادی مدد کرنے کے لئے جو سکیم مرتب کی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے پیرس میں یورپ کے سولہ ممالک کی کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ اس کانفرنس میں روس اور اس کے ہم خیال ممالک شریک نہیں ہو رہے۔ شامل ہونے والے ممالک میں ڈنمارک۔ ناروے۔ سویڈن اور فن لینڈ شامل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library